بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

النور

جولائی ۱۹۸۵ء

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ترجمان

امیر و مبلغ انچارج : شیخ مبارک احمد

ادارہ تحریر : منیر احمد چوہدری
امین اللہ سالک
منتی احمد صادق

خلاصہ خطبہ عید الفطر

فرمودہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۸۵ء بمقام اسلام آباد (ٹلفورڈ)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدہ کی آیات 113 تا 116 کی تلاوت فرمائی جو مع ترجمہ درج ذیل ہیں :

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۳﴾

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تیرے رب میں طاقت ہے کہ ہمارے لیے آسمان سے (کھانوں سے بھرا ہوا) ایک خوان اتارے۔ (اس پر) اس نے کہا (کہ) اگر تم مومن ہو تو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔

قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿۱۱۴﴾

انہوں نے (یعنی حواریوں نے) کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس (مائدہ) میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں (کہ ہمارا ایمان درست ہے) اور ہمیں یقین ہو جائے کہ تو نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم اس کے بارے میں گواہی دینے کے قابل ہو جائیں۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿۱۱۵﴾

(اس پر) عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں سے بھرا ہوا) طشت اتار جو ہم (مسیحیوں) میں سے پہلے حصہ کے لیے بھی عید (کا موجب) ہو اور آخری حصہ کے لیے بھی عید (کا موجب) ہو اور تیری طرف سے ایک نشان (ہو) اور تو اپنے پاس سے ہم کو رزق دے اور تو سب رزق دینے

The Ahmadiyya Gazette and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Ameer & Missionary Incharge, U.S.A., for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C., 20008. Phone: (202) 232-3737

Printed at the Fazl-i-Umar Press, and distributed from Athens, Ohio 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
57 East State Street
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT #143

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے

ہفتۂ دُعا کی تحریک

حضور نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں کیونکہ وہ قادرِ مطلق خدا ہے وہ کبھی بھی جماعت کو اکیلا نہیں چھوڑے گا وہ مظلوموں کا حامی ہے اور ازل سے مظلوموں کا حامی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ مظلوم ہیں اور معصوم ہیں، جو تکلیف برداشت کر رہے ہیں محض للہ برداشت کر رہے ہیں۔ اس لئے اس رمضان میں خصوصیت کے ساتھ اور بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کریں بلکہ اس ہفتہ کو خاص دعاؤں کا ہفتہ بنالیں تاکہ اگلا جمعہ ہمارے لئے خوشیوں کی خبر لے کر آئے۔ کوئی دُکھ کی خبر نہ لے کر آئے اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کا ساتھی ہو، ان کا نگہبان ہو ان کو ہر مصیبت اور تکلیف سے بچائے ان کے دکھ ہم پر بہت سخت ہیں، اُن پر سخت ہوں یا نہ ہوں۔"

والوں میں سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّىْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ ع

اللہ نے فرمایا میں ایسا مائدہ تم پر یقیناً نازل کرونگا پس جو کوئی بھی تم میں سے اس کے نازل ہونے کے بعد ناشکری کرے گا تو میں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ دنیا میں سے کسی اور (قوم) کو ایسا عذاب نہ دونگا۔

پھر فرمایا کہ ان آیات کے پیشِ نظر تاریخ عیسائیت دو حصوں یعنی اولین اور آخرین میں بٹی ہوئی ہے۔ اولین والے حصہ میں غربت، بے وطنی، بے سرو سامانی، دکھوں اور ابتلاؤں کے ایک لمبے دور کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے باوجود وہ خدا کے کلام کو برحق سمجھتے رہے جس کے نتیجہ میں اُن پر آسمان سے روحانی مائدہ مسلسل نازل ہوتا رہا اور یہ اُن کیلئے عید کے سامان کرتا رہا۔ مگر ایک دوسری عید ہے جو آخرین کی عید ہے، جو آج یورپ، امریکہ اور دوسرے ممالک میں عیسائی مناتے ہیں اور جو گناہوں سے بھرپور اور خدا تعالیٰ سے غافل کرنے والی عید ہے اور فسق و فجور میں مبتلا ہونے کا نام عید رکھا گیا ہے جو بظاہر بڑی چمکیلی اور پسندیدہ دکھائی دیتی ہے مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس کے انعامات کی ناشکری کے نتیجہ میں وہ انہیں ایسا دردناک عذاب دے گا جو پہلے کسی کو نہ دیا ہوگا۔

فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے اُس عذاب کے کچھ نظارے ہم نے جنگ عظیم اول اور دوم میں دیکھے ہیں مگر آئندہ جو

عذاب خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے گا وہ انتہائی ہیبتناک ہو سکتا ہے۔

فرمایا۔ پاکستان سے آنے والے کئی خطوں میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ ہمارے بچے ہم سے پوچھتے ہیں کہ ان صبر آزما حالات میں ہماری عید کیا ہو گی ؟ ہم کیسے عید منائیں ؟ اسی طرح بڑے بھی پوچھتے ہیں کہ ہم کیسے عید منائیں ؟ میں کہتا ہوں کہ وہی عید کرو جو اولین کی عید ہے اور اس پر خوش ہو۔ خدا کا شکر کرو اور اسکی حمد کے ترانے گاؤ۔ وہ عید مناؤ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں نے منائی تھی۔ وہ دکھوں کی عید مناتے رہے مگر صبر اور رضا سے مناتے رہے اور کلمۂ ناشکری زبان پر نہ لائے اور جو سبق وہ چھوڑ گئے وہ ہمیشہ قائم رہیں گے اور تاریخ میں روشن رہیں گے پس میں تم سے کہتا ہوں کہ وہی عید مناؤ اور وہ عید مناؤ جو حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے حواری مناتے رہے وہ عید مناؤ جو عبدالقادر، قریشی عبدالرحمان، عبدالحمید انعام الرحمان، عقیل بن عبدالقادر اور عبدالرزاق سنے اور اُن کے خاندانوں نے منائی۔ یہ آخرین میں آئے اور اولین سے ملا دیئے گئے۔

فرمایا۔ میری بھابی جو ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر شہید کی بھی بھابی ہیں۔ اُنہوں نے مجھے خط لکھا کہ بھابی صاجبہ (بیوہ ڈاکٹر عقیل صاحب شہید) اتنے حوصلہ میں ہیں کہ اگر دشمن دیکھ لے تو خود شرمندہ ہو جائے۔ اُس نے لکھا کہ ہم بھی ہر قربانی کیلئے تیار ہیں۔ اپنے خاوندوں کو بھی اس راہ میں قربان کرنے کیلئے ہر وقت آمادہ ہیں۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند اور خطوط کا ذکر فرمایا جو احمدی احباب کی قوت ایمانی اور جذبۂ قربانی سے بھرپور تھے۔

ربوہ کے اُداس مکینوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگ بعض اوقات مجھے لکھتے ہیں کہ ہم سوچتے تھے کہ آپ خطبوں میں اکثر ربوہ کے باسیوں کا ذکر بڑے پیار سے کرتے ہیں حالانکہ وہ بھی ہماری ہی طرح کے لوگ ہیں ہمارا ذکر کیوں نہیں آتا ؟ مگر ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ جب ہم نے ربوہ جاکر دیکھا تو واقعہ میں وہ مختلف لوگ نظر آئے۔ اُن کے در و دیوار پر اداس خاموشی نظر آئی مسجد میں اذان نہ ہونے کی وجہ سے بظاہر خاموشی مگر اندر گریہ و زاری کے طوفانوں سے معمور پایا۔

فرمایا۔ پس میں اُن بچوں سے کہتا ہوں جو اپنی ماؤں سے پوچھتے ہیں کہ ہم کیسی عید منائیں۔

ربوہ کے باسیوں کی عید مناؤ۔ سکھر کے مظلومین کی عید مناؤ۔ تھرپارکر کے سپوتوں کی طرح عید مناؤ جنہوں نے نہ اپنا سر نگوں ہونے دیا اور نہ کلمہ کو مٹنے دیا اور نہ احمدیت کا سر نگوں ہونے دیا۔ جو زنجیروں کو چوم چوم کر جیلوں میں گئے اور وہاں کی مسموم اور تاریک فضا کو اپنی عبادات اور نمازوں سے روشن کر دیا۔ فیصلہ آباد کے اُن قیدیوں کی عید مناؤ جو قید ہوئے مگر یہ عہد لیکر کہ ہم کلمہ کی ہر قیمت پر حفاظت کرینگے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند سے بلند تر کرتے رہیں گے۔

فرمایا۔ پھر میں ان نئی نسلوں سے کہتا ہوں کہ اگر آسمانی لذتوں سے ناآشنا ہو تو ان لذتوں سے آشنا ہونے کیلئے سکھر کے احمدیوں سے اس کے گر سیکھو کیونکہ ایک عجیب عید ہے جو وہ منا رہے ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے ابتدائی ثمرات میں سے ایک ثمر نثار احمد صاحب سوراتی جو ہندو تھے اور احمدیت کے فیض کے ذریعہ شرک کی لعنت سے نجات پاکر توحید اور آنحضرتؐ پر جان نثار کرنے والے بن گئے کے خط کا تفصیلی ذکر فرمایا جس میں اُنہوں نے کلمہ کی خاطر قید و بند کی صعوبتوں اور ان میں پنہاں روحانی لذتوں کا تذکرہ کیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ایسے جاں نثاروں کے سینوں سے یہ زبردستی کلمہ نوچنے کی کوشش کر رہے ہیں ؟ ان ظالموں کو خدا کی تقدیر اگر پکڑے بھی تو ہمیں دکھ ہو گا۔ اور خدا تعالیٰ ان سرغنوں کو پکڑے یا نہ پکڑے مگر ہم ان حالات سے راضی ہیں اور کبھی کلمۂ ناشکری زبان پر نہ لائیں گے یہ کاروان تو آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اسکی کیفیت تو دجلہ کی یاد میں کہے گئے اُن شعروں میں بیان شدہ حقیقت میں بیان کی جا سکتی ہے جبکہ شاعر کہتا ہے کہ دجلہ عجیب ہے کہ لہروں کی زنجیروں میں جکڑا ہوا بھی آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے اور بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے اور دیکھنے والا اسے دیوانہ ہی سمجھتا ہے۔

پس جماعت احمدیہ کا قافلہ یہ کیسا قافلہ ہے جو دکھوں اور غموں کی زنجیروں میں بھی آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور بڑھتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ مگر میں ان نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ صبر اور توکل کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو اور ان قافلہ والوں سے اس کے گر سیکھو اور غیر اللہ کے سامنے کبھی سر نہ جھکاؤ۔

فرمایا

"تم بھی بعض راتوں کی دعاؤں کی طرح
میرے ساتھ مل کر خدا سے یہ عرض کرو کہ

کہاں تک اب ان بہادر راتوں کو تیشۂ بے کسی سے کاٹوں
میری محبت کے خواب آجا غم جدائی کو خواب کر دے

اے اللہ! یہ اندھیری راتیں تیشۂ بے کسی سے کاٹتے کاٹتے بعض دفعہ دل کا تو بے نکلتا ہے۔ تو ہی صبر عطا فرما اور اب ان آزمائشوں کو ختم فرما دے اور محبت کے خواب بن کے آجا اور ان دکھوں کی راتوں کو خواب بنا دے۔ نہیں۔ نہیں اے ہمارے آقا! صبح کا سورج بن کے طلوع ہو۔ فتح و ظفر کا سورج بن کے طلوع ہو۔ جسکی روشنی سے تمام اندھیرے اور تمام ظلمتیں باطل اور زائل ہو جائیں۔ اے ہمارے آقا! تو چاند بن کے آ۔ پھر طلوع فرما۔ جسکی محبت کی ٹھنڈی چاندنی ہمارے دلوں کو تسکین بخشے۔ وہی ہماری جنت ہے۔ پس ہم اس جنت سے بھی راضی ہیں جو تو آج ہمیں عطا فرما رہا ہے اور اس جنت سے بھی راضی ہوں گے جو صبح ظفر کی جنت ہوگی۔

پس اے ہمارے اللہ! ہمارے آقا! ہماری ان قربانیوں کو قبول فرما۔ ہمیں اپنی محبت کی عید عطا کر۔ اس سے بہتر اور کوئی عید نہیں جو ہمیں مرغوب ہے۔

اجتماعی دعا کروانے کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

ساہیوال کے مظلومین کا ذکر رہ گیا تھا۔ دعائیں تو مجھے یاد آگئے تھے۔ چونکہ اجتماعی دعائیں امام کی دعائیں باقی سبکی دعائیں شامل ہوتی ہیں اور سب کی دعاؤں میں امام کی دعا شامل ہوتی ہے۔ اس لیئے آپ کی طرف سے بھی وہ (دعائیں) یاد رکھے گئے۔ لیکن آئندہ ان کو بھی اپنے طور پر، انفرادی طور پر یاد رکھیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ آپ سب کو عید مبارک فرمائے۔ آمین

اسلام آباد لندن میں عیدالفطر کا روح پرور منظر

لندن۔ ۲۰ جون بدھ کو جماعت عیدالفطر اپنی مخصوص روایات کے ساتھ لندن اور انگلستان کی دیگر احمدیہ جماعتوں نے منائی۔ اسلام آباد ٹلفورڈ کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں مردوں اور عورتوں کے لیئے علیحدہ علیحدہ پنڈال بنائے گئے تھے۔ لندن کے علاوہ اس کے قرب و جوار اور برطانیہ کے بعض دیگر شہروں سے کم و بیش تین ہزار افراد نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز عید ادا کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقررہ وقت ۱۰½ بجے صبح عید گاہ میں رونق افروز ہوئے اور نماز عید پڑھائی۔ بعد ازاں تقریباً پچاس منٹ کا خطبہ عید ارشاد فرمایا جس میں جماعت احمدیہ کی عید کی نوعیت بیان کی۔ اور فرمایا کہ ہماری عید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھیوں والی عید ہے جو ابتلاؤں اور دکھوں میں صبر و استقامت اور استقلال کے جلووں سے پُر ہے۔ خطبہ عید اور اجتماعی دعا کے بعد حضور انور نے تمام احباب جماعت کو عید مبارک کہا اور فرداً فرداً شرف مصافحہ بخشا۔

ارشاد حضرت مسیح موعودؑ

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو، مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"

(الوصیت)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ زخرف کی آیات ۵۲ تا ۵۵ تلاوت فرمائیں جن کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ترجمہ: اور فرعون نے اپنی قوم میں یہ اعلان کیا کہ اے میری قوم! کیا مصر کی حکومت میرے قبضے میں نہیں ہے اور یہ دریا (دیکھو) میرے تصرف کے ماتحت چل رہے ہیں کیا تم دیکھتے نہیں؟

کیا میں اس شخص سے جو ذلیل ہے اور کھول کر بات بھی نہیں کر سکتا اچھا ہوں (یا وہ اچھا ہے!)

(سو اگر وہ اچھا ہے) تو اس پر سونے کے کڑے کیوں نہیں نازل ہوئے یا اس کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں آئے جو اس کے ارد گرد (اس کی حفاظت کے لئے) جمع ہوں۔

سو اس طرح اس نے اپنی قوم کو بہکا دیا اور انہوں نے اس کی بات مان لی۔

وہ لوگ عہد خداوندی توڑنے والے تھے۔

تلاوت و ترجمہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"ان آیات میں فرعون کے اپنی قوم کو حضرت موسیٰ کے خلاف ابھارنے کا ذکر ہے اور فرعون نے دلیل دی کہ یہ چھوٹا آدمی ہے اور دوسرے یہ کہ یہ بات بھی صحیح طرح نہیں کر سکتا۔ چنانچہ فرعون کی قوم نے اس کے ابھارنے پر حضرت موسیٰ کو کا انکار کر دیا۔

قرآن کریم کی رو سے جو دوسری بات ہے اس کا ذکر خود حضرت موسیٰ بھی اقرار کرتے ہیں کہ میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی۔

قرآن کریم نے فرعون کی قوم کے لئے "فاسقین" کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور فرعون کو ایک ظالم حاکم قرار دیا ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ظالم لوگ فاسقوں پر ہی حکومت کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔

فرمایا: جو واقعات پہلے زمانہ میں مصر میں گزر رہے تھے۔ آج اسی قسم کے واقعات پاکستان میں رونما ہو رہے ہیں۔ فرعون نے جو اعتراض کئے تھے وہی بوسیدہ اعتراضات آج یہ کر رہے ہیں۔

فرمایا: حکومت پاکستان نے وائٹ پیپر میں وہی اعتراض دہرایا ہے جو فرعون نے موسیٰ پر کیا تھا کہ یہ تو واضح طور پر بول بھی نہیں سکتا چنانچہ وائٹ پیپر میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب عربی تلفظ صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے تھے۔

فرمایا: عجیب بات ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام عربی تلفظ صحیح ادا نہ کر سکتے تھے تو اس سے عالم اسلام کو شدید خطرہ کس طرح لاحق ہو گیا سوال یہ ہے کہ اگر وہ صحیح الفاظ ادا نہ کر سکتے ہوں تو اعتراض کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔ جبکہ حضرت موسیٰ خود فرماتے ہیں کہ ھو افصح منی لسانا کہ ہارون مجھ سے زیادہ فصیح زبان بول لیتے ہیں اور تفسیر روح المعانی، تفسیر جلالین، تفسیر فتح القدیر اور تفسیر الخازن میں یہ لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کی زبان میں لکنت تھی۔ اور تفسیر روح المعانی میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت حسینؓ کی زبان میں لکنت تھی۔ اور یہ بھی کہ امام مہدی جب آئے گا تو اس کی زبان میں بھی لکنت ہو گی۔

حضرت بلالؓ اشہد کی بجائے اسہد پڑھا کرتے تھے۔ لہذا یہ اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہی نہیں بلکہ دیگر بہت سے دوسرے بزرگوں پر بھی آتا ہے۔

فرمایا: اس اعتراض کے لئے جو انہوں نے "الفضل" کا حوالہ دیا ہے۔ "الفضل" کے اس پرچے میں سرے سے ہی اس ضمن میں کوئی بات موجود نہیں۔

فرمایا: قرطاس ابیض میں ایک الزام یہ لگایا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نعوذ باللہ گھر سے رقم چرائی تھی اور پھر اس ڈر سے گھر آنے کی بجائے سیالکوٹ میں ملازمت اختیار کر لی جس میں پندرہ روپے تنخواہ ملتی تھی۔

فرمایا: اس الزام کے سلسلہ میں اصل روایت کی طرف رجوع کیا گیا تو اس میں یہ حقیقت سامنے آئی کہ آپ کو دھوکہ دے کر مرزا امام دین نے آپ سے رقم بٹور لی تھی اور آپ کو تنہا چھوڑ کر کہیں چلا گیا تھا۔ اس واقعہ کا الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لگایا گیا ہے حالانکہ چور تو مرزا امام دین تھا۔

وائٹ پیپر میں پندرہ روپے کی تنخواہ کا ذکر کرنے کا مقصد ہی اعتراض دہرانا ہے جو فرعون نے موسیٰ پر کیا تھا۔ آپ نہیں یعنی چھوٹے آدمی ہیں اور حقیر ہیں۔

اور یہ اعتراض تو اس لئے کیا گیا ہے کہ انبیاء پر اعتراض کرنے کے یہ عادی ہو چکے ہیں چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام پر بھی چوری کا الزام لگایا گیا اور تفسیر روح المعانی، تفسیر فتح القدیر، تفسیر خازن، اور تفسیر جلالین میں اس چوری کا ذکر ہے۔ البتہ مسروقہ چیز میں یہ اختلاف ہے کہ وہ سونے کا بت تھا، مرغی تھی، انڈا تھا یا کھانا تھا۔

سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا ظفر علی خان صاحب کے والد منشی سراج الدین صاحب یہ شہادت دیتے ہیں کہ آپ عرصہ ملازمت میں انتہائی متقی

پرہیزگار اور عبادت گزار تھے۔ (زمیندار مئی ۱۹۰۸ء)

اسی طرح آپ کے شدید مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی آپؑ کے تقویٰ اور نیک سیرت اور پابند شریعت ہونے کا اقرار کرتے ہیں

نوکری کے بارہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کا نمونہ موجود ہے کہ آپ نے ملازمت کی۔

چنانچہ اسی ضمن میں حضور انور نے اخبار اہل حدیث کے دو حوالے پڑھ کر سنائے جن میں حضرت یوسفؑ کی ملازمت کا ذکر کر کے وہ لکھتے ہیں کہ ایک نبی کا اسوہ ہمارے لئے قابل عمل ہے اور یہ کہ کئی نبی اپنے زمانے کی کافر حکومتوں کے ماتحت کام کرتے رہے۔

فرمایا۔ ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ حضورؑ کو اپنے شجرۂ نسب کے بارہ میں صحیح طور پر علم نہ تھا اور اپنے ایک الہام کی روشنی میں فارسی الاصل ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

اس کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اجداد سمرقند سے ہجرت کر کے پنجاب میں آئے تھے اور تاریخی شواہد سے ثابت ہے کہ فیروز شاہ بادشاہِ ایران جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً تین سو سال قبل تھا کے زمانہ میں بھی سمرقند ایران کی سلطنت میں شامل تھا۔ خسرو پرویز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شاہ ایران تھا اس کے زمانہ میں بھی سمرقند ایرانی سلطنت میں شامل تھا اور ایران ہی کو فارس کہا جاتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ آپ فارسی الاصل ہیں۔ تاریخی حقائق نے اس الہام الٰہی کو سچا ثابت کر دیا اور فارسی الاصل ہونے اور مغل برلاس ہونے میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

فرمایا۔ ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ آپؑ کے قریبی رشتہ دار آپ کے مخالف تھے فرمایا۔ حیرت ہوتی ہے کہ اگر قریبی رشتہ داروں نے آپ کی مخالفت کی تو اس کے نتیجہ میں احمدیوں سے عالم اسلام کو خطرہ کیوں ہو گیا۔

فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو انبیاء کے سردار تھے، ان کے قریبی رشتہ داروں حتیٰ کہ چچا نے بھی شدید مخالفت کی اور قریب ترین رشتہ دار ہی آپ کے شدید ترین مخالف تھے۔ اسی طرح دوسرے انبیاء کے قریبی رشتہ داروں نے بھی مخالفت کی جس کا تفصیلی ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

یہ حوالہ پیش کرنے میں تلبیس سے کام لیا گیا ہے اگر مکمل حوالہ لکھتے تو حقیقت حال سامنے آجاتی کہ جو رشتہ دار لوگوں کو حضرت مسیح موعودؑ سے ملنے سے روکتے تھے ان کی حالت کیا تھی۔ اور ان کے متعلق لوگوں کی رائے کیا تھی۔

فرمایا۔ ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی کا ابتدائی وقت بہت غربت میں گزارا۔ اور آخری وقت بڑی امیری اور شاہانہ شان سے بسر کیا۔

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت اور دنیا سے استغناء کے متعدد واقعات بیان فرمائے اور آپ کی وفات کے وقت حضرت اماں جانؓ کی بچیوں کو نصیحت کا ذکر فرمایا جس میں حضرت اماں جانؓ نے اپنے بچوں سے فرمایا کہ آپ کے ابا آپ کے لئے گھر میں کوئی چیز نہیں چھوڑ گئے۔ ہاں! آسمان پر دعاؤں کا بیش بہا خزانہ ضرور چھوڑ گئے ہیں جو اپنے وقت پر تم کو ملتا رہے گا۔

اسی طرح حضور نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی مثال دی کہ کس طرح ان کے پاس مال و دولت اور زر و جواہرات تھے جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی

فرمایا۔ ابوہریرہ کا کیا حال تھا! ایک وقت تھا کہ فاقہ کی وجہ سے بے ہوش ہو جایا کرتے تھے اور جب خدا تعالیٰ نے انہیں دیا تو کسریٰ کے رومال میں تھوکتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ واہ۔ واہ ابوہریرہ تیری شان!

فرمایا۔ یہ درست ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے کبھی رزق میں کمی نہیں آنے دی۔ مگر آپ نے دنیا کی دولت سے کبھی دل نہیں لگایا۔ دستر خوانوں کے ٹکڑے آپ کھاتے تھے۔ اس لئے نہیں کہ سرپلٹے کی کمی تھی۔ بلکہ اس لئے کہ دنیا میں آپ کو کوئی دلچسپی نہ تھی۔ مگر وہ وقت بھی اللہ کے فضل سے آیا کہ لاکھوں انسان آپ کے دستر خوان پر کھانا کھانے لگے۔ یہ مٹی دولت کی ریل پیل جو نبی کی طرح آپ کو بھی عطا ہوئی۔

فرمایا۔ آج جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی یہی سلوک ہو رہا ہے اور کل آپ کی اولادوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوتا چلا جائے گا۔ یہ جلتے رہیں گے خاکستر ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جانوں میں بھی برکت دیتا چلا جائے گا۔ آپ کے اموال میں بھی برکت دیتا چلا جائے گا اور خدا کی قسم! وہ ملوک آئیں گے کہ آپ قیصر و کسریٰ کی طرح کے شہنشاہوں کے رومالوں میں تھوکیں گے۔ اور کہیں گے بخٍ بخٍ۔ ابوہریرہ۔

اے مسیح موعودؑ کے غلامو! کیا شان ہے تمہاری کہ آج خدا نے تمہیں وہ مقام عطا فرما دیا کہ بادشاہوں کے کپڑوں پر تھوکتے ہو اور بادشاہوں کا یہ حال ہوگا کہ مسیح موعودؑ کے کپڑوں کو ترسا کریں گے۔ برکت ڈھونڈیں گے ان کپڑوں سے جو بظاہر بوسیدہ ہوں گے جن کو وقت نے دھندلا دیا ہوگا۔ جن کو احتیاط سے ہاتھ لگایا جائے گا کہ کہیں وہ ہاتھ لگانے کی وجہ سے پھٹ نہ جائیں۔ خدا کی قسم وہ وقت ضرور آئے گا کہ بادشاہ مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور رحمتیں بھیجیں گے اور سلام بھیجیں گے اس وجود پر۔ اور لعنت بھیجیں گے ان لوگوں پر جنہوں نے جھوٹ اور افتراء سے ہر قسم کے گندے الزام لگائے اور خدا کا کوئی خوف نہ کیا۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے پچھلے خطبات میں چند ایک معمولی غلطیوں کی تصحیح فرمائی جن سے نفس مضمون میں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ مگر تاریخی نقطۂ نگاہ سے ان کی درستی ضروری تھی۔

فرمایا، خطبہ جمعہ ۲۸ فروری ۱۹۸۵ء میں کتاب امہات المومنین کو پادری عماد الدین کی طرف منسوب کیا گیا تھا مگر اس کے مصنف کا نام مذکور نہیں کہ کس کی تصنیف تھی۔

۲۔ لارڈ لارنس جو گورنر جنرل انڈیا تھے ان کو ہی لارڈ آف عربیہ کے

طور پر بنایا گیا تھا مگر یہ دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہیں۔

۳۔ لندن میں پہلا باقاعدہ مشن ۱۹۱۳ء میں قائم ہوا تھا اور پہلے مبلغ چوہدری فتح محمد صاحب سیال تھے نہ کہ قاضی محمد عبداللہ صاحب۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ برطانیہ کے بارہ میں حضور انور نے بعض قیمتی ہدایات سے نوازا۔ حضور نے ایک اخبار میں مذکور خبر کی تصحیح فرمائی کہ یہ جلسہ سالانہ مرکزی نہیں ہے بلکہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ ہے جس میں خلیفۂ وقت کی موجودگی کی وجہ سے مہمان کثرت سے آ رہے ہیں۔

فرمایا: جماعت احمدیہ انگلستان بھی اسی جذبہ سے خدمت کر رہی ہے اور تمام لوگ اس خدمت میں شامل ہیں اور اگر کوئی رہ گیا ہے تو وہ خود کو خدمت کے لئے اور اپنے گھروں کو مہمانوں کی رہائش کے لئے پیش کر دیں۔

باہر سے آنے والے اگر شوقیہ اپنے نام پیش کریں تو بے شک ان کو موقع دیں لیکن جلسہ کے ایام میں ان سے کام نہ لیں یا جلسہ گاہ میں ہی ڈیوٹی دیں۔ کیونکہ بعض ایسے ہیں جنہوں نے سالہا سال سے جلسہ نہیں سُنا۔ اس لئے ان کے لئے یہ موقع بے انتہا فائدہ کا موجب ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ

یہاں کے نوجوانوں کی تربیت کے لئے بھی بہت ضروری ہے کہ وہ جلسہ سُنیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس میں شامل ہوں۔

آخر میں فرمایا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری انتظامی کمزوریوں کو دور فرماتا اور آنے والوں اور جلنے والوں اور مہمان رکھنے والوں کو برکتوں سے نوازے اور اس جلسہ کو علاقہ کے لوگوں کے لئے مفید بنائے اور مؤثر کرے آمین۔

تعزیت

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی اور جماعت احمدیہ کے بے لوث اور ممتاز خادم حضرت صوفی غلام محمد صاحب مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۸۵ء کو ربوہ میں انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی عمر ۹۵ سال تھی۔ آپ نہایت دعا گو، بے نفس اور بے لوث خدمت کرنے والے بزرگ تھے۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ تک مختلف حیثیتوں سے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔ بوقت وفات آپ ناظر اعلیٰ ثانی، اور ناظر بیت المال خرچ صدر انجمن احمدیہ کے اہم عہدوں پر فائز تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ہمیشہ ایسے پارسا اور بے نفس وجود خدمت کے لئے ملتے رہیں۔ آمین۔

قُربانی

یاد آئی اک کہانی دوستو!
عید آئی کیا سہانی دوستو!

ماجرا دل کی محبت کا عجیب
ہے الوہیت پھر محبت کی نقیب

خواب ہے یہ خواب کا معنی لطیف
اب بھی ہے حیرت زدہ ہر اک حریف

ہاجرہ کا عزم اور سعی و صفا
شوق سے ہے کون محروم لقا

اک خدائے پاک سے حرفِ رضا
ہجر کی تعبیر کا اک مدّعا

جب کبھی منظور ہو ترکِ وفا
حق سے ملتی ہے ردائے اصطفیٰ

آدھے سے آدھے دل شاد ہے
وادئ مکّہ جہاں آباد ہے

(امین اللہ خاں سالک)

اِنگلستان میں ۴۳ افراد کا قبولِ احمدیّت

مکرم مرزا محمود احمد صاحب مبلغ لنکاشائر، یارکشائر یہ اطلاع دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے عید الفطر کے بعد مانچسٹر میں ایک خاندان کے ۴۳ افراد کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔

اس خاندان کے سربراہ شیخ محمد یعقوب صاحب ہیں جو مانچسٹر میں پرچون کا کاروبار کرتے ہیں۔ بیعت کرنے والوں میں مکرم شیخ صاحب کے ساتھ ان کے بیٹے بیٹیاں، پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

عید الفطر کے بعد اس خاندان کو اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم سعادت بخشی کہ وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی مقدس جماعت میں شامل ہو گئے۔ الحمد للہ۔

جماعتِ احمدیہ کے معزز رکن اور نامور ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر حیدرآباد سندھ میں شہید کر دیئے گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حیدرآباد سندھ میں جماعت احمدیہ کے معزز رکن اور نامور ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب جو لمبے عرصہ سے حیدرآباد سندھ میں بطور ماہر امراض چشم کام کر رہے تھے۔ حال ہی میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے تھے اور ریٹائرمنٹ سے قبل لیاقت میڈیکل کالج حیدرآباد میں امراضِ چشم کے پروفیسر تھے اور حیدرآباد آئی ہسپتال کے انچارج تھے ان کو مورخہ ۹ جون ۱۹۸۵ء کو دن کے ساڑھے نو بجے جب کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو رہے تھے ایک شخص نے چاقو سے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

صوبہ سندھ میں یہ پانچویں احمدی ہیں جن کو شہید کیا گیا ہے۔ جب سے ۱۹۸۴ء کا آرڈیننس جاری ہوا ہے احمدیوں کی جانیں محفوظ نہیں ہیں اور منظم سازش کے تحت احمدیوں کے معزز اور قابل آدمیوں کو قتل کیا جا رہا ہے شہید مرحوم کی عمر ساٹھ سال سے زائد تھی اور جیسا کہ سندھ میں سابقہ شہادتوں کے بعد کوئی گرفتاری نہیں ہوئی اسی طرح ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر کے حملہ آور کی گرفتاری بھی تا حال نہیں ہوئی۔

یہ کلمہ دوستی ہے یا کلمہ دشمنی

"کلمہ طیبہ مٹا کر اپنے آپکو گنہگار نہ بنائیں"

موقر روزنامہ "امن" کراچی مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۸۵ء کے صفحہ چار ۴ پر شائع ہونے والے جناب غلام رسول جوکھیو کا مکتوب:۔

"۔۔۔ غلام رسول جوکھیو لکھتے ہیں کہ آج کل پاکستان میں کلمہ طیبہ مٹانے کی عجیب قسم کی تحریک جاری ہے۔ آج سے چالیس ۴۰ سال قبل بانئ پاکستان قائداعظم نے اسی کلمہ طیبہ کے جھنڈے تلے لاکھوں مسلمانوں کو اکٹھا کیا تھا اور گلی گلی کوچہ کوچہ یہ نعرہ تھا کہ "پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ"۔۔۔

اور آج اُسی کلمہ طیبہ پر سیاہیاں پھیری جا رہی ہیں۔

آج سے چالیس ۴۰ سال قبل جب قائداعظم
محمد علی جناح نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص
اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے ۔۔۔ وہ
"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے
جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔

تو اس وقت دوسرے مسلمان فرقوں کے ساتھ احمدیہ فرقہ بھی قائداعظم کی آواز پر لبیک کہنے والوں میں نہ صرف شامل تھا بلکہ پیش پیش تھا۔

تعجب ہے کہ اس وقت یہ تمام علماء کیوں خاموش تھے؟ اگر احمدی مسلمان نہ تھے اور کلمہ طیبہ پر اُن کا ایمان نہ تھا۔ تو اُس وقت قائد اعظم کو مجبور کیوں نہ کیا گیا کہ ہم احمدیوں کو ساتھ لے کر نہیں چلتے۔ نہ ہم اس کلمہ طیبہ کے سایہ تلے اُن کو جمع ہونے دیں گے۔۔ اُس وقت ان کی ایمانی غیرت کہاں گئی تھی؟ چالیس ۴۰ سال کے بعد ان کو نظر آیا کہ یہ مسلمانوں کا حصہ نہیں۔

جب قائد اعظم نے چودھری ظفر اللہ خان کو اس وقت کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کا وزیر خارجہ بنایا۔۔ اور وزیر خارجہ بننے کے بعد چودھری محمد ظفر اللہ خان نے نہ صرف پاکستان کی بلکہ تمام عالم اسلام کی خدمت اور وکالت کی؟ ۔۔۔ عساکر پاکستان کے وہ فاتح جرنیل جنہوں نے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام میں پاکستان کا نام بلند کیا۔ ان کی جیب جوڑیاں اور سیالکوٹ کی وادیوں میں آج بھی جنرل افتخار اللہ۔ جنرل اختر حسین ملک۔۔ اور جنرل عبدالعلی ملک کا نام گونج رہا ہے۔ اگر اُن کو اسلام اور کلمہ طیبہ سے کوئی واسطہ نہ تھا تو انہوں نے

۱۹۶۵ء کی جنگ میں صدر ایوب خان
نے اپنی تقریر میں اُسی کلمہ طیبہ کے
نام پر قوم کو پکارا تھا۔

میں نہایت دردمند دل کے ساتھ اپنے پاکستانی بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ کلمہ طیبہ مٹا کر اپنے آپ کو گنہگار نہ بنائیں۔ بلکہ احمدیوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیں۔ اور خدا سے دعا مانگیں کہ اگر وہ اسلام اور خدا اور رسول کے دشمن ہیں تو وہ عالم الغیب خدا اُن کو تباہ کر دے۔ آخر اسلام کی حفاظت کا اُس نے خود ذمہ لیا ہوا ہے۔ ہم کیوں کلمہ مٹا کر گنہگار بنیں۔